CUNY-INITIATIVE ON IMMIGRATION AND EDUCATION

بنیادی اصول

CUNY-IIE کا کام اصولوں کے ایک مجموعے پر مبنی ہے، یہ سبھی کئی مشابہت رکھنے والے موضوعات کی عکاسی کرتے ہیں جو ہماری سوچ اور ہمارے کام کو متاثر کرتے ہیں۔ ہمارے بنیادی اہداف میں سے ایک ہدف تارکین وطن کے نقطہ نظر سے ہجرت کے تجربے کے بارے میں **جاننا** اور سمجھنا ہے۔ ہم امریکہ کی تاریخ سے بھی بہتر واقف ہونا چاہتے ہیں، جس کی بنیاد نظریات پر رکھی گئی تھی لیکن درحقیقت وہ غلامی اور مقامی لوگوں کی بے دخلی کے ستونوں پر قائم ہوئی۔ ان میں سے کچھ خیالات کا سامنا کرنا بعض اوقات تکلیف دہ ہو سکتا ہے، لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ تکلیف اکثر ہم سب کے لیے سیکھنے کا ایک ضروری حصہ ہوتی ہے۔ آخر میں ہم اپنے اہداف پر **عمل** اور **وکالت** کے ذریعے ایسے اصولوں کی نشاندہی کرتے ہیں جو ماہرین تعلیم اپنا سکتے ہیں تاکہ سب کے لیے مساوی تعلیمی مواقع فراہم کئے جاسکیں۔

ہجرت کا عمل پیچیدہ ہے۔

امریکہ میں ہجرت کی وجوہات ہر فرد اور خاندان کے لئے مختلف ہیں، لیکن کسی کا اپنا گھر، خاندان، زبان اور ثقافت چھوڑنا اکثر تکلیف دہ ہوتا ہے۔ اور اگرچہ کچھ تارکین وطن اقتصادی مواقع کے لیے امریکہ آتے ہیں، مالی مسائل نئے تارکین وطن کے لیے ایک رکاوٹ بن سکتے ہیں۔ اس کے باوجود، مرکزی دھارے کی بیان بازی اس بیانیے کو برقرار رکھتی ہے کہ تارکین وطن اپنے آبائی ملک کی نسبت امریکہ میں زیادہ خوش ہیں۔ یہ تصور حب الوطنی کے بیانات سے مزید مضبوط ہوتا ہے۔ تاہم، دیگر مسائل کے علاوہ، تارکین وطن کے ساتھ اکثر دوسرے درجے کے شہریوں جیسا سلوک کیا جاتا ہے یا ان کی شہریت سے مکمل طور پر انکار کردیا جاتا ہے۔ تارکین وطن کو پرتشدد قوانین اور حکمت عملی کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے جو اکثر ان کے اندر امریکہ مخالف احساسات کو جنم دیتا ہے۔

ہجرت تکلیف دہ ہو سکتی ہے۔

ہمارے کام نے یہ ثابت کیا ہے کہ فوجی سرحدوں کے ذریعے نقل مکانی کا تجربہ مشکل اور تکلیف دہ ہو سکتا ہے۔ اگرچہ «ہجرت خوبصورت ہے» کے نام سے چلنے والی تحریک تتلی کی ایک تصویر سے جانی جاتی ہے، ہمیں یہ زہن میں رکھنا چاہیے کہ ہجرت طلباء اور دیگر افراد کے لئے تکلیف دہ تجربات ہوسکتے ہیں۔ ہم اپنے کام میں ذہنی صحت کے وسائل اور سماجی و جذباتی مدد کو شامل کر کے ان تجربات کو بہتر سمجھنا چاہتے ہیں۔

نسلی تعصب کا ڈر نظامی ہے۔

تارکین وطن مخالف رویہ ان کو معیشت کی خرابی، اسکولوں کی ناکامی اور طبی وسائل کا بھاری بھرکم ہونے کا ذمہ دار ٹھہراتا ہے۔ تحقیق نے مسلسل ثابت کیا ہے کہ تارکین وطن کا ان میں سے کسی بھی وسائل پر کوئی منفی اثر نہیں۔ البتہ تارکین وطن اکثر سماجی اور اقتصادی دونوں لحاظ سے مثبت اثرات مرتب کرتے ہیں۔ تارکین وطن کو بدنام کیا جاتا ہے کیونکہ غیر ملکیوں سے نفرت، نسل پرستی کی طرح، امریکہ میں ایک نظامی مسئلہ ہے۔ نتیجتاً، تارکین وطن طلباء اکثر کم معاشی نقل و حرکت رکھتے ہیں، کم وسائل والے اسکولوں میں جاتے ہیں، اور انہیں کم سماجی خدمات فراہم کی جاتی ہیں۔

مختلف زبانوں میں تعلیم مرکزی حیثیت رکھتی ہے۔

ہمارا ماننا ہے کہ تارکین وطن طلباء کی مادری زبان سے جڑے طور طریقے ایک ایسی طاقت ہے جو ان کی تعلیم کا ایک حصہ ہونی چاہیے۔ قطع نظر اس کے کہ کوئی انگریزی زبان سیکھنے کا طالب علما ہے کہ نہیں، طلباء کو دی جانے والی تعلیم ان کے لسانی وسائل پر مبنی ہونی چاہئیں۔

ہمارا مقصد اتحادی سے بڑھ کر ساتھی کے طور پر کام کرنا ہے۔

ہم چاہتے ہیں کہ معلمین کو وہ مواقع فراہم کئے جائیں کہ وہ اتحادیوں کے طور پر کام کریں اور پھر اسے ایک درجہ آگے بڑھا کر ساتھی کے طور پر سامنے آئیں۔ ایک اتحادی کسی پسماندہ برادری یا فرد کے ساتھ کھڑا ہو کر ان کے لئے کام کرتا ہے۔ اس کے برعکس ایک ساتھی اس ڈھانچے کو ختم کرنے پر توجہ مرکوز کرتا ہے جو ان افراد کی مشکلات کا سبب بنتا ہے۔ جیسے جیسے ہم خود کو اور دوسروں کو اگاہی فراہم کرنا جاری رکھے ہوے ہیں، ہم لوگوں کو اپنا اتحادی بنانے کے لئے کوششیں بھی کررہے ہیں اور تارکین وطن طلباء کو درپیش مسائل حل کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔

سیاہ فام تارکین وطن کی زندگیاں اہم ہیں۔

CUNY- IIE سیاہ فام افراد کی زندگی کی تحریک میں مساوات اور انصاف کے لیے لڑنے والے تمام لوگوں کے ساتھ کھڑا ہے۔ ضروری ہے کہ یکجہتی کے اصول کو لے کر اس کام کی طرف بڑھا جائے۔ اگرچہ سیاہ فام تارکین وطن امریکہ میں باقی تارکین وطنوں کی نسبت بہت کم ہیں لیکن انہیں ملک بدری کا نشانہ بنائے جانے کا زیادہ امکان ہے۔ ایسے لوگ جو سب سے زیادہ کمزور ہیں، ان کی زندگیوں اور تجربات کو مثال بنا کر ہم ہر کسی کے لیے برابری کے حقوق کی جنگ لڑسکتے ہیں۔

چوری شدہ زمین پر کوئی غیر قانونی نہیں ہے۔

ہمارا ماننا ہے کہ کسی بھی شخص کی شناخت اس کی ہجرت کی حیثیت سے نہیں جڑی ہونی چاہیے، اور ہم کسے شخص کو غیر قانونی قرار دے کر ان کی توہین کے مخالف ہیں۔ امریکہ کی نوآبادیات کی تاریخ اسے مزید پیچیدہ بنا دیتی ہے۔ مثال کے طور پر نیو یارک ریاست مقامی لوگوں سے چوری کی گئی زمینوں پر قائم ہے۔

ہم سب تارکین وطن نہیں ہیں۔

امریکہ میں جو افراد بستے ہیں ان میں نہ صرف تارکین وطن شامل ہیں بلکہ وہ مقامی امریکی بھی شامل ہیں جن کی زمین اس ملک کے قیام کے وقت چرائی گئی تھی، ساتھ ہی ساتھ ان میں غلام بنائے گئے لوگوں کی اولادیں بھی شامل ہیں جنہیں ان کی مرضی کے خلاف اس سرزمین پر لایا گیا تھا۔ ہم «ہم سب تارکین وطن ہیں» اور «اس قوم کو تارکین وطن نے تعمیر کیا ہے» جیسے بیانات سے گریز کرتے ہیں کیونکہ اس سے مقامی لوگوں اور امریکہ میں غلامی اور سیاہ افراد کے تجربات جیسی حقیقتوں کو نظرانداز کر دیا جاتا ہے۔

تارکین وطن کا تجربہ لاطینی بیانیہ سے آگے کا ہے۔

امریکہ میں تارکین وطن کے حقوق پر بیانات اکثر لاطینی برادری اور خاص طور پر میکسیکن افراد کے تجربات سے جوڑا جاتا ہے۔ درحقیقت، امریکہ میں موجود تارکین وطنوں کا تعلق بہت سے ممالک اور نسلوں سے ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ لاطینی تارکین وطن کے علاوہ بھی تمام افراد کے لئے یکساں مواقع فراہم کئے جأئیں۔

انگریزی زبان سیکھنے والے طلبا اور تارکین وطن میں فرق۔

نیویارک میں ایک سے زائد زبانیں بولنے والے آدھے افراد امریکہ میں پیدا ہوئے ہیں، جن میں سے اکثر مختلف زبانیں بولنے والے گھروں میں پلے ہیں اور انہیں انگریزی سیکھنے کے لیے پروگراموں کا سہارہ لینا پڑا ہے۔ اس کے علاوہ، بہت سے تارکین وطن انگریزی بولنے والے ممالک سے یہاں آتے ہیں اور پہلے سے ہی مخلتف زبانیں بولتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ تمام طلباء، اور خاص طور پر وہ جو گھر پر انگریزی کے علاوہ کوئی زبان بولتے ہیں، ان کو اسکول میں دو زبانوں پر عبور حاصل کرنے کا موقع ملے۔ یہ ضروری ہے کہ ہم ان طلباء میں جو تارکین وطن ہیں اور وہ جو انگریزی زبان سیکھنے والے ہیں، ان دونوں میں فرق رکھیں۔

سنتھیا نائیلی کارواجل پی ایچ ڈی کی تصنیف،

سیکھیں

اقدام اٹھایں

وکالت کریں

اُردُو, Urdu